رجسٹرڈ اے

قال الله تعالیٰ وبالنجم هم یهتدون

النجم لکھنؤ

جلد ۲ | ۲۷ صفر ۱۳۲۴ھ | نمبر ۱۹

قواعد اخبار

(۱) یہ اخبار مہینے میں چار بار یعنی ہر ہجری مہینے کی تاریخ ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس اخبار کی سالانہ قیمت ہندوستان کے لیے مع محصول ڈاک چار روپیہ اور باہر کے لیے چھ شلنگ۔

(۳) بغیر وصول قیمت اخبار جاری نہوگا۔

(۴) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔

(۵) گم شدہ پرچہ تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر طلب فرمانے پر مفت ورنہ ۲ قیمت لے کر روانہ کیا جائیگا۔

(۶) طلب خطوط کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۷) جو صاحب پانچ نئے خریدار اس اخبار کے پیدا کرینگے انکے نام اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔

(۸) جو صاحب چار روپیہ عنایت فرمائینگے تو صرف ہم کی نیازی پر رسالہ علم الفقہ بھی انکے نام جاری کر دیا جائیگا۔

مقاصد اخبار

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام اور نصیحت مسلمین ہے مسلمانوں کے عقائد و خیالات اعمال و خصائل عادات و معاملات کی اصلاح اور انکو اتباع شریعت حقہ محمدیہ کی ترغیب اور تحفظ شریعت اور حقوق اسلام کا سبق پڑھانا ایسے مبارک مقصد کے حاصل کرنے کے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں۔ (۱) اہل علم کی سلسلہ جو عام مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو۔ (۲) غیر مذاہب کے حملون سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیت کا اظہار۔ (۳) بزرگان سلف اور مشاہیر دین کے حالات اسی ذیل میں سیرۃ الخلفاء کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تقریباً ساڑھے تین ہزار صحابہ کے حالات سے مسلمان واقف ہو جائینگے اور بالفعل تاریخ طبری کا ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے۔ (۴) کچھ حصہ خبروں کا بھی ہمارے اخبار میں رہیگا اسکے لیے بھی خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے جو اسلامی خبریں اکثر عربی اخبارات سے منتخب ہونگی۔

شرح اُجرت اشتہار

اشتہار دینے والے نہایت خوش ہوں کہ النجم نے بھی اشتہارات کی اشاعت اس سال سے منظور کر لی ہے۔ چونکہ مذہبی اور علمی ہونیکے باعث سے یہ اخبار اپنے ناظرین کی نظر میں بہت معزز ہے اور فضلا اسکی اشاعت بھی زیادہ تر معزز اور اعلیٰ طبقہ میں ہے لہذا اشتہار دینے کا موقع اچھا ہے۔ اجرت اشتہارات بکفایت لکھی جاتی ہے اب اسمیں تخفیف نہوگی۔

(۱) عہ سے کم اجرت کا اشتہار شائع نہوگا۔

(۲) اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲؍

(۳) ضمیمہ چار صفحہ یا چار صفحہ سے کم ورنہ فیصدی

(۴) اخبار کے صفحات پر اگر اشتہار چھاپا جائے تو اسکی اجرت نقشہ ذیل میں دیکھو۔

	نصف کالم	ایک کالم	دو کالم	تین کالم
ماہوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

النجم لکھنؤ

۷ صفر ۱۳۳۱ھ یوم دوشنبہ

دعوت اسلام فنڈ

اس ہفتہ میں حسب ذیل ہمدردان اسلام نے اس فنڈ کے لئے چندہ بھیجا جزاہم اللہ تعالیٰ۔

جناب مولوی طالب الحق صاحب حیدرآباد دکن

جناب سالوتری نواب حسین صاحب رسالہ والیسر آبادی بگاڈ

میزان ہفتہ سابقہ

میزان کل

آخر الذکر صاحب نے اپنے مقام کا پتہ صاف نہیں لکھا اسوجہ سے انکے مقام کا نام نہیں لکھا جاسکا۔

جناب مولوی طالب الحق صاحب نے لکھا ہے کہ حیدرآباد دکن میں ایک کمیٹی دعوت اسلام فنڈ کیواسطے چندہ وصول کرنے کو قائم ہوئی ہے مطبوعہ رسیدیں بھیجئے تو سرگرم احباب اس کام میں دلچسپی لیں حیدرآباد کی چندہ کی رقم بکمال ... اخبار ہونی چاہئے

جناب موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ بالفعل سو روپیہ اس کمیٹی میں پہلے داخل کیا ہے جو بعد تبدیل ... کلدار روانہ خدمت کئے جاتے ہیں حساب ... چندہ دہندگان جسوقت وہ تحریر فرمائیں گے درج کئے جائیں گے۔

جناب حکیم سید علی صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ... کی تحریک اپنے احباب میں جاری ہے جسکے مفید نتائج ظاہر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس مخلص ہمدرد ... کو جزاء فرمائے۔

یہ کیسی کامیابی ہے کہ اس قلیل مدت میں اور اس معمولی تحریک پر چار سو تہتر روپیہ اس آسانی کے ساتھ جمع ہو گیا اور ایسی غیر معمولی توجہ فدایان اسلام کی اس فنڈ کی طرف منعطف ہوگئی۔ حیدرآباد جیسے شہر میں ایک کمیٹی کا اس مقصد کے لئے قائم ہو جانا کیسی کچھ خوشی کی بات ہے۔ یقیناً یہ ایک قابل تقلید مثال ہے جسکی طرف زندہ دلان دکن نے سبقت کی ہے۔ بارک اللہ علیہم۔

مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے تمام پرجوش حامیان اسلام اس خبر کو سنکر خوش ہونگے اور صرف خوش ہونا نہیں بلکہ خود بھی اس قابل قدر مثال پر عمل فرمائینگے اگر دو چار بڑے بڑے شہروں میں اس قسم کی کمیٹیاں قائم ہو جائیں تو یقیناً بہت جلد کامیابی کے ساتھ اس فنڈ کے مقاصد کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

ماہ صفر میں جس رسالہ کی اشاعت کا ارادہ تھا بالفعل بعض مصالح سے اور بعض اہل الرائے احباب کے مشورے سے ملتوی کیا جاتا ہے مگر ارسال چندہ کو اسپر موقوف نہ سمجھنا چاہئے۔

انجمن یا کمیٹی کی ضرورت

دنیا میں جسقدر کام ہوتے ہیں گو وہ بظاہر کسی شخص خاص سے تعلق رکھتے ہوں لیکن کسی مجموعی قوت کے بغیر انکا بقاء و استحکام دشوار اور سخت دشوار ہے خصوصاً وہ کام جو قومی اور مذہبی سمجھے جائیں۔ پس ایسی حالت میں جس کام کو میں کرنا چاہتا ہوں اسکے لئے بھی ضرور کسی ایسی انجمن کی ضرورت ہے جسکی نگرانی میں اس مقصد عظیم کے کام بخوبی سر انجام پائیں۔

میرا خیال نہ صرف اس وقت سے بلکہ ابتدا سے ہے لیکن ابتک کوئی ایسی ضرورت درپیش نہ تھی اسکی زیادہ ضرورت اسوقت سے ہے جب کچھ کام شروع ہو جائے۔ علاوہ اسکے کہ انجمن کے قائم ہو جانے سے مجھے اس کام میں بہت مدد ملیگی بلکہ یوں سمجھئے کہ میرے بہت سے فرائض منصبی ہلکے ہو جائینگے۔ بقول فاضل ایڈیٹر وکیل امرتسر ... سے بھی میں محفوظ ہو جاؤنگا۔

مجھے فاضل معاصر وکیل کی رائے سے بالکل اتفاق ہے اور میں انکا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے نیک مشورے سے مجھے مدد دی۔

چونکہ میں اس کام کو ایک قومی حیثیت سے کرنا چاہتا ہوں اور اپنا ذاتی نفع کسی قسم کا مجھے مقصود نہیں ہے جیسا کہ بار بار اظہار کر چکا ہوں۔

انشاءاللہ تعالیٰ عنقریب باقاعدہ انجمن اس مقصد کے لئے منعقد ہو جائیگی اور تمام کام اس انجمن کی طرف سے ہوا کرینگے۔

خدا نے چاہا تو میں آیندہ اشاعت میں اس انجمن اور اسکے اراکین کے قواعد وغیرہ ناظرین کے سامنے پیش کرونگا۔

مجھے امید ہے کہ جو اسلامی اخبارات ابتک خاموش ہیں وہ بھی اب خاموشی کو ترک کرکے اس اسلامی خدمت میں حصہ لینگے کم از کم اتنا تو ضرور چاہئے کہ اپنے ناظرین کو اسقدر اطلاع دیدیں کہ اس مقصد کے لئے ایک فنڈ النجم کے ایڈیٹر نے قائم کیا ہے اور اگر اسکے ساتھ اپنے ناظرین کو کچھ تحریک بھی کریں تو نہایت شکر گزاری کا موقع ہوگا۔

ابھی تک جسقدر روپیہ جمع ہوا ہے اسمیں سے سوا ایک انگریزی تفسیر کی قیمت کے جو جناب مولوی حکیم سید علی صاحب کی تحریک سے لیگئی ہے اور کچھ بھی خرچ نہیں ہوا البتہ رسید بہیان چھاپی جاتی ہیں انمیں کچھ خرچ ہوگا۔

ایک محرر کی بھی اب اشد ضرورت ہے جواب طلب خطوط کا جواب دینا زرچندہ کی رسیدوں کا بھیجنا باقاعدہ رجسٹر کو مرتب کرنا اور اسکے سوا اور بہت سے متفرق کام ہیں لہذا جو صاحب حساب کتاب میں مشق رکھتے ہوں اور کچھ انگریزی بھی جانتے ہوں دفتر النجم میں درخواست بھیجیں۔ تنخواہ ... روپیہ ماہوار دیجائیگی۔

جب تک انجمن قائم نہ ہو اس قسم کے اخراجات میں مجھے خود تامل ہوتا ہے مگر ضروری اخراجات سے مفر نہیں لہذا میں خود کوشش کر رہا ہوں کہ انجمن جلد قائم ہو جائے اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔

آج

جو مضمون "جمیع مسلمانان ہند کی خدمت میں دعوت اسلام فنڈ کی التماس" کے عنوان سے آپ دیکھ رہے ہیں جو صفحہ ... سے شروع ہوکر صفحہ ... پر ختم ہوا ہے۔ بہت غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ ارادہ ہے کہ یہ مضمون کتابی صورت میں علیحدہ چھاپ کر شائع کیا جائے پس اسبارہ میں آپ سب حضرات سے مشورہ لیا جاتا ہے کہ آیا مفید ہوگا یا نہیں۔

اسلامی جرائد سے یہ درخواست ہے کہ وہ بھی اپنی رائے سے مطلع فرماویں اگر انکے نزدیک یہ مضمون مفید ہو تو جسوقت علیحدہ رسالہ کی صورت میں چھاپا جائے اس رسالہ کو وہ بھی اپنے اخباروں میں بطور ضمیمہ کے شائع فرماویں۔ ان اجرکم الا علی اللہ۔

جمیع مسلمانان ہند کی خدمت میں
دعوت اسلام فنڈ کی التماس

جناب من

اگر آپ خواندہ ہیں اور آپکو اخبار دیکھنے کا شوق ہے تو آپکو خود ہی معلوم ہوگا کہ اسوقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے اقوام متمدنہ کے کیا خیالات ہیں مختلف مذاہب و ادیان کس طرح اپنا اپنا اثر پھیلا رہے ہیں اور مہذب قومیں اپنے ہمعصروں سے بازی لیجانے کیواسطے میدان مقابلہ میں کیا کیا ترکیبیں اور کیسی کیسی [illegible] سے اپنے مدمقابل کو نیچا دکھانے کی کوششیں کر رہی ہیں لیکن اگر بدقسمتی سے آپنے تعلیم نہیں پائی یا آپکو اخبار دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوتا تو آپکو یہ بتلانا موقع ملتا ہے کہ میں ابھی ضروری باتیں آپکے گوش گزار کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آپ اسکو غور سے پڑھیں سنیں یاد رکھینگے۔ اور میرے بیان سے نیک نتیجہ اخذ کرینگے۔

میں آپسے بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ آج کل کرۂ زمین ایک دنگل بن رہا ہے۔ تمام قومیں اپنی اپنی ترقی کی دوڑ میں پڑی ہیں پیچھی سے پیچھی اور گمنام سے گمنام قوم بھی اپنا اقتدار بڑھانے میں کوشاں ہے خصوصاً ممالک مغربیہ میں تو ہر فرد اسی خبط میں گرفتار ہے اور ہرچند اب سے ایک صدی پہلے آپ لوگوں کے اسلاف فرنگیوں کا نام بالکل تعجب سے سنتے اور انکو محض خیالی تصور کرتے تھے مگر آج دنیا میں چاروں طرف اسی قوم کا دور دورہ ہے اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ وہ ساری دنیا کے حاکم ہو گئے ہیں بلکہ انھوں نے نہ صرف بزور شمشیر ہی بلکہ اپنی اقبالمندی سے تمدنی حکومت کا سکہ بٹھا رکھا ہے۔ تمام علوم و فنون صنائع و بدائع کے آج یہی استاد ہیں اور واقعی دنیا میں جس چیز کی بھی مانگ ہے اسکے موجد یہی ہیں عام اس سے کہ ایشیا و یورپ میں ہو یا امریکہ و افریقیا میں۔ اور گویا اسطرح انسانی ضروریات کے بہم پہونچانے میں انکا اتنا بڑا حصہ ہے کہ جیسے زمین انکی احسانمند ہے۔ لیکن ان قوموں نے اپنے مصنوعات میں جتنی ترقی کی ہے روحانی ترقی سے اتنا ہی دور ہٹ گئے اور [illegible] ہٹتے جاتے ہیں۔ تاہم چونکہ بغیر مذہبی یکجہتی کے خصوصیت قومی و اتحاد [illegible] حقوق قائم نہیں رہ سکتا تاہم چار کو اپنا نام مسیحیت کے رجسٹروں میں لکھانے اور اس مذہبی ٹٹی کی آڑ میں تمام دنیا پر اپنا رسوخ و نفوذ بڑھانے کی چالیں چلتے رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ساری دنیا میں یا تو خود وہی وہی نظر آویں اور یا دوسری قومیں ہوں وہ بھی انھیں کے رنگ میں رنگی اور انھیں کا کلمہ پڑھتی دکھائی دیں۔

میں کوئی سیاسی مسئلہ آپکے سامنے پیش کرنا یا آپکو امور مملکت میں رائے زنی کرنے کے لئے ابھارنا نہیں چاہتا۔ لیکن چونکہ آپکو اس چالبازی کی حقیقت پر متوجہ کرنا منظور ہے جو ہر روز اور ہمہ وقت اس پولیٹکل بساط پر شطرنج کی طرح چلی جاتی ہے اور جس پر بحیثیت مسلمان ہونے کے غور کرنا ہمیں فرض ہے لہذا اس تمہید کی تفصیل آپ اسطرح بخوبی سمجھ سکینگے کہ آپ یورپین اقوام کے اندرونی حالات پر نظر کریں اور دیکھیں کہ انکی مذہبی معاشرت و اخلاق کا کیا حال ہے کیونکہ بغیر اس پہلو کو پیش نظر رکھنے کے آپ ہمارے التماس کے اصل مدعا تک نہ پہونچینگے۔ لیکن جب ہی آپ ادہر خیال کرینگے تو آپ دیکھینگے کہ سوائے قومی شیرازہ بندی کے مذہب کا نام لینے سے ان لوگوں کو اور کوئی سروکار نہیں ہے چند لوگ مخصوص ہیں جنھوں نے مذہبی خدمت انکا ذمہ لے رکھا ہے اور ان کے سوا کسی متنفس کو یہ تک نہیں معلوم کہ ہم مسیحی صرف باعتبار قومیت کے ہیں یا ہمیں کسی آئندہ زندگی کا انتظام کرنا اور مرکر بھی کچھ بھوگنا ہے۔ لیکن بااینہمہ بے پروائی اور مذہب سے بے تعلق ہونے کے مسیحیت کے راگ گائے جاتے ہیں اور یسوع کی بھیڑیں باپ کی کھیتی میں چاروں طرف چھلانگیں مارتی پھرتی ہیں۔

تاہم جہاں تک ہم گنا سکتے ہیں اور نہ آپ اوس تفصیل کو سنکر یاد رکھ سکتے ہیں اسلئے مختصراً اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ سوائے بعض مخصوص مقامات کے آپ دنیا کے جس شہر کا بھی نام جانتے ہونگے وہاں بالقصد پرائیوٹ سرمایوں سے مسیحی مشنری موجود ہونگے۔ مدرسہ ہسپتال یتیم خانے وغیرہ وغیرہ قائم ہونگے۔ بائبل مقدس کا وعظ ہوتا ہوگا۔ اور روحانی زندگی کے سبق پڑھائے جاتے ہونگے غرضکہ ہر طرح سے یہ کوشش ہو رہی ہوگی کہ سارا ملک ہمارا دینی بھائی بن جائے اور اگر براہ راست نہ بھی تو ان کے رنگ میں مل جل کر ہی ہمارا دنیاوی رسوخ و اقتدار ترقی پاوے۔

اگر ہم چند منٹ کیواسطے یورپین اقوام کو چھوڑکر دوسری قوموں پر نظر دوڑائیں تو ہمیں ہندوستان کی طرف بھی جانا پڑے گا جہاں ہندو دہرم کی گنگا الٹی بہتی دکھائی دیگی اور گو مسیحیت و اسلام کے علاوہ دیگر مذہب کے پیروان بھی دنیا میں خاص امتیاز رکھتے ہیں لیکن چونکہ وہ دعوت مذہب کی جانب سے بالکل بے پروا ہیں یا اونمیں اس [illegible] ہیں اور ترقی کی قابلیت ہی نہیں رہ گئی اسلئے ادہر توجہ ہونے میں عام ہندو دہرم کے علاوہ اوسکی ایک نئی شاخ "آریہ" ملتی ہے جو ابھی نسبتاً تو شمار میں نہیں آسکتی مگر چونکہ اس فرقہ نے پولیٹکل حکمت عملیوں کی بنا پر اپنے مذہب کو وسعت دیکر دعوت کا طریقہ اختیار کیا ہے لہذا وہ ضرور قابل توجہ ہے اور جب ہی ہم اوسکے طرز عمل پر غور کرتے ہیں تو اسکو بھی اسی دھن میں پاتے ہیں جو یورپین مسیحیوں میں ہے اور دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج ہر طرح اپنی جان توڑ کوششیں اپنی کیونٹی کا اثر پھیلانے کی کر رہے ہیں اور انصاف یہ ہے کہ اگر بالحاظ حیثیت مذہبی کے رائے زنی کیجائے تو ہمکو بلا چون و چرا مان لینا پڑیگا کہ گو اونکا مذہب کیسا ہی کیوں نہ ہو مگر اپنے کام کو بقدر امکان کر رہے اور خوب کر رہے ہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ امکان سے بڑھکر پیر نکالیں اور بام ترقی پر جا بیٹھیں۔

یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ متذکرہ بالا اقوام کی کوششیں بیشتر و اکثر مفاد دنیاوی و اعراض ملکی پر مبنی ہیں ایک سوال پیدا ہوتا ہے جسکو لکھنے سے پہلے میرا قلم تھرتھراتا اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں خصوصاً جب اوس جواب پر جو ملنے والا ہے خیال کرتا ہوں تو میرا کلیجہ شق اور پتا پانی پانی ہوتا ہے۔ دل و دماغ کام نہیں دیتے اور سر پکڑ کے بیٹھا رہ جاتا ہوں۔

یقین مانئے کہ میں نے یہ الفاظ بناوٹ کی راہ سے نہیں لکھے۔ مدعا یہ ہے کہ اسمیں مبالغہ اتنا بھی نہیں جیسے خمیر میں نمک یا مٹی میں سفیدی ہوتی ہے جسکو اکثر یہ صورت پیش آتی ہے کہ سوال میرے دل میں پیدا ہوا [illegible] ساتھ ہی مجھپر ایک اضطرابی کیفیت طاری ہوتی ہے [illegible] غوطے میں اور اکثر رفتار بہتا ہوں اور لعاب [illegible] الا یہ کہ تو اسوقت کا مضمون پیش ہو جاتا ہے مگر افسوس اور صد افسوس کہ نہ تو موت ہی آتی ہے کہ ان قصوں کا فیصلہ کر سکے اور نہ یہ خیالات ہی دور ہو سکے ہیں اور نہ درد کا کچھ درمان ہی ہوتا ہے۔

شاید آپ صاحبان کو یہ دہرانی بجز مستزاد ناگوار ہوا ہو اسلئے مین خود اوس سوال ہی کو اب آپکے سامنے پیش کرتا ہوں اور مدعا طلب ہوں کہ جو نقشہ اوسکا مجھ سے وہ کہان تک حق ہے کیونکہ یقیناً آپ اوسمین بالکل میرے ہمزبان ہونگے کیونکہ یہ ایک نہایت ہی مختصر سا سوال ہے کہ "جن ادیان کو ہم مسلمان منسوخ و باطل کہتے ہین اونکی تو یون گرماگرمی ہے اور اونکے پیروان جنکو ہم محض دنیاوی فیلسوف سمجھتے ہین ایسی مستعدی سے اور اسطرح شب و روز ترقی کرتے اور دوسرون کو اپنا ہم خیال بناتے جاتے ہین بھلا کوئی یہ تو بتلائے کہ خیر الامم کے افراد یعنے ہم کمبخت مسلمان کیا کر رہے ہین ہمنے کون سی دنیاوی یا دینی ترقی حاصل کی اور ہم نجات اخروی کے مدعیون نے دیگر مذاہب کے مقابلہ مین بیچارے اسلام کی اشاعت مین کہان تک مستعدی و سرگرمی سے حصہ لیا"

آہ! افسوس اور حسرت!! اسکے سوا ہمارے پاس کون الفاظ ہین جنمین ہم جواب دین! اچھے ناظرین! ذرا اپنے پیارے اور پاک مذہب کے اصول پر غور کیجئے اوسکے بعد ہمارے سوال اور اپنے قومی حالات پر نظر فرمایئے اور پھر اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھئے کہ یہ اندر کا بیٹھنے والا کیسا بیتاب ہے اور آپ پر کہان تک ہماری منفعلیسی آہون نے اثر کیا ہے۔ ہائے غفلت و تساہل! تیرا برا ہو تو نے ہمین کہین کا نرکھا اے ادبار تو نے ہماری قومی زندگی کا شیرازہ بکھیر دیا المدد اے سیاہ بختی تو نے ہمکو ذلت کے تیرہ و تار گڑھے مین ڈال کر ہماری تمناؤن اور آرزوؤن کا خون کر دیا۔

صاحبو! آپ یہ نہ سمجھین کہ مین قوم کا مرثیہ پڑھکر آپ سے سوزخوانی کا دوہرا حصہ مانگنے آیا ہون نہ آپ کبھی ایک منٹ کو بھولکر یہ تصور کیجئے گا کہ مین آپ مین کوئی پولٹیکل تحریک پیدا کرنا چاہتا ہون حاشا و کلا! مین تو آپکو آپکی عزیز قوم کی اوس بیوقت کی موت پر متوجہ کرنا چاہتا ہون جو اوسکو اخلاقی و روحانی امراض کے گھیر لینے کے باعث آپہونچی ہے جسنے قوم کے سارے جسم کو سل یا دق کے منحوس مرض کیطرح اندر ہی اندر چھیر لیا ہے اور مریض کو گھڑی ساعت بنا رکھا ہے۔ ہائے آپکو اب تک احساس نہین ہوا مگر خدانخواستہ اگر آپ یونہی غافل رہے تو کوئی دن آیا چاہتا ہے جب آپکو اس ناتوان مریض کی لاش بیجان نظر آئیگی اور یہ کمبخت مرض حسرت جان لیکر ہی بس نکرے گا بلکہ مرے پر سو درّے لاش کو بھی بے گور و کفن خستہ و تباہ و تہس نہس کر دیگا۔

کیا آپ نہین دیکھتے ہین کہ آپکی قوم کسطرح دن بدن تباہ ہوتی جاتی ہے۔ کسطرح اوسکے اوراق پریشان ہو رہے ہین ادھر ادھر کے جھونکے اوسکو کیسے ادھر سے ادھر لیے لیے پھرتے ہین اور دنیا بھر مین کہین اوسکا ٹھکانہ پڑا نہین لگتا۔ اور کیا آپکو اس بات کا یقین نہین ہے کہ یہ روز بد اوسکو صرف اسوجہ سے دیکھنا نصیب ہوا کہ اوسنے اپنی قومی احساس کو بھلا دیا۔ اخوت اسلامی کو نظر انداز کر دیا۔ فرائض منصبی کی ادائی کا جوا کندھے سے اوتار پھینکا اور شعار قومی کی باگ توڑ کر شتر بے مہار بن گئی۔

دور جانے کی کیا حاجت ہے جس شخص کو اسمین شک ہو وہ اپنے ہی گریبان مین منہ ڈالکر دیکھے کہ اوسکا ظاہر و باطن نبی امی (روحی فداہ) کے قول و فعل اور خدا کے قانون سے کہان تک مطابق ہے۔ ہمین یقین ہے کہ اگر تھوڑے سے غور سے بھی کام لیا گیا تو ہر شخص ہم سے متفق اور ہمارا ہمزبان ہو جائے گا۔ عام اس سے کہ وہ اس غور و خوض مین دنیاوی پہلو پر نظر کرے یا دینی پر یا دونون پر البتہ جو خیال کسیقدر تسکین دیتا ہے وہ فقط یہ ہے کہ افراد قوم مین اس مرض کا احساس پیدا ہو چلا ہے اور گو دوا ہم پہونچانے پر ابھی پوری توجہ نہین ہوئی تاہم مریض قوم کی خطرناک حالت پر سب کا دل جل اور کلیجہ پانی ہو رہا ہے بلکہ خدا کے بعض بندے اسکی دوڑ دھوپ مین بھی لگ گئے ہین اور کیا عجب کہ لطف خداوندی ہمین وہ مددگار ہو کر سے شاید کہ ہمین بعضے بر آرد پر و بال کا مضمون ہو۔ لیکن نہ تو ایسا خطرناک مریض تر بتر صحت پا سکتا ہے اور نہ اصل مادہ کی جڑ کاٹے بغیر کسی شربت و نوشدارو سے اسمین وہ طاقت و توانائی آسکتی ہے جو زندگی کے واسطے ضروری یا واقعی زندگی کہی جاسکتی ہے۔

ہم پھر مکرر اور بپکار سے کہتے ہین کہ بھائیو یہ مصیبت ہمارے اوپر خود ہمارے ہی ہاتھون آئی ہے ہم ہی نے اپنے آپکو کھو دیا اور اپنے ہی کرتوتون آپ تباہ ہوئے ہے ہر کس از دست غیر نالہ کند۔ سعدی از دست خویشتن فریاد۔ کیا یہ ڈوب مرنے کا مقام اور زمین مین گڑ جانے کی جگہ نہین ہے کہ جو دین ساری دنیا کو تہذیب و تمدن سکھانے کیواسطے آیا تھا اوسکے افراد خود ہی اپنے آپ سے بے خبر ہون اور جو مذہب تمام بنی آدم کو روحانی زندگی و ابدی حیات کی خوش کا مدعی ہو خود اوسی کے پیروؤن مین مذہب کی مقدس تعلیمات کا کہین نام و نشان بھی نہ ہو اور وہ یہ تک نہ جانتے ہون کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔

کسیقدر مغربی تعلیم جو شروع ہو گئی ہے اوس نے لوگون کو اور بھی دھوکے مین ڈالدیا ہے۔ دین و مذہب سے ناواقف مسلمان نوجوان فیلسوفون کی بنائی ہوئی الحاد و زندقہ کی شاہراہون پر جنگلین بنے گھستے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ ہم کدھر جا رہے ہین یا ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے۔ جن پودون سے گلزار اسلام لہلہانے کی امید تھی وہ دیوپن کو بھیون کے گملون مین لگتے چلے جاتے ہین۔ مگر وا دریغ مسلمانو! اور واہ ری تمہاری حمیت کہ کسی کے کان پر جون نہین رینگتی۔

ہم یہ نہین سمجھتے کہ ایسی تعلیم غیر مفید یا غیر ضروری ہے نہین نہین وہ ضروری اور بہت ضروری ہے لیکن ناقص اور کسیقدر مضر۔ اور یہ کیون؟ صرف اسلئے کہ اوسمین نہ تو اسلامی اسپرٹ ہے نہ روحانیت کا لمک اور اسی بنا پر ہم کہتے ہین کہ ابھی ہمین اپنے مریض کیواسطے بہت زیادہ تدبیرین کرنا ہین اور ہم کسیطرح مطمئن نہین اور نہ ہو سکتے ہین۔ کیونکہ خصوصیات اسلامی اور برکات ایمانی سے بے بہرہ رہنے اور دنیا کے عوض دین بیچنے کے بعد اگر مسلمانون نے تھوڑی دولت کما بھی لی تو وہ کس کام کی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

افسوس! ہائے افسوس!! یہ اوس قوم کا رونا ہے جسکو اوسکا ہادی اپنا جانشین بنا گیا تھا اور جسپر اوسکے پروردگار نے فرض کیا ہے کہ ساری دنیا مین خدا کے نام کی منادی کرے اور اولاد آدم کو صبغۃ اللہ کے رنگ مین رنگے۔ پس جائے غور ہے کہ جس قوم کے مذہبی پیشوایان کو تبلیغ ہدایت کے باب مین بمنزلہ نبوت تسلیم کیا گیا ہو اوسکی یہ غفلت کہان تک افسوس ناک اور رونے کے قابل ہے۔

خصوصاً جب ہم (جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے) دوسری اقوام کو محض دنیوی سے بھی خدمات بجا لاتے دیکھتے ہین تب تو ہمین ایک دہشت پیدا ہوتی ہے اور حواس بجا نہین رہتے مزید برآن یہ کہ جن ممالک و اقوام کو کوئی تعلق ہم سے نہین ہے وہ ہمارے مذہبی قوانین کی تعریف مین رطب اللسان اور ہمارے پاک مذہب کی حقانیت کی گواہیان دیتے ہین بلکہ اکثر بلا دعوت اسلام قبول کرتے اور حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیش بہا تعلیمات سے متمتع ہونے کیلئے ہم جیسے خفتگان غفلت کو ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑتے اور کہتے

گریدہ کر اصول ایمان و اسلام دریافت کرتے ہیں۔

ہماری اپنی غفلت کو دیکھیے کتنی بڑی عبرت کی بات ہے کہ یورپ امریکہ اور جاپان جیسے ممالک متمدنہ میں لوگ اسلام کے متلاشی اور سر گرویدہ اور اسکے قبول کرنے کیواسطے تہ دل سے آمادہ ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام چونکہ ایک مقدس سچا اور متمدن مذہب ہے اور روے زمین کے باشندوں کو مقدس آپ راستباز اور متمدن بنانے کیواسطے آیا ہے لہذا ہم لوگوں کی غفلت اور ناقدردانی دیکھکر خدا نے تعالیٰ خود بخود نے ان اجنبی اقوام کے دلوں میں نور اسلام کی جھلک پہونچا کر اسلام کا بول بالا کرنا چاہا ہے اور انشاء اللہ کوئی دن وہ آویگا کہ ان مقامات میں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی صدائیں گونجتی ہونگی اور قرآن کا خدائی قانون چاروں طرف نافذ ہوگا۔ لیکن کیوں ہمارے پیارے بھائیو اور بزرگو کیا آپ اس امر سے مطمئن ہیں کہ اپنی اس غفلت پر ہمیں کچھ نقصان نہ اٹھانا پڑیگا اور کیا جب ہم دین اسلام کی طرف سے ایسے بے پروا ثابت ہونگے تو وہ راز مال دور از حال دودھ کی مکھی کی طرح علیحدہ نہ پھینک دیے جاینگے۔

یقیناً اتنی نگارش کے بعد آپ کسیکو یہ باور کرنے میں پس و پیش نہیں ہوسکتا کہ ہم مسلمانوں کا دنیاوی کاروبار میں بھی حال تباہ ہے اور دینی فرائض و خدمات میں بھی ہم خود اسکے برے قصوروار ہیں اور اس قصور کا نتیجہ ہماری اپنی ذاتوں پر بھی ہے اور اسلام پر بھی کیونکہ نہ تو ہم خود ہی احکام اسلامی کو ٹھیک قاعدے سے سمجھتے ہیں اور نہ دوسروں کو بتلاسکتے ہیں اور خود بتلانا تو درکنار دوسرے پوچھتے بھی ہیں تو ہم خبر نہیں ہوسکتے جسکی وجہ سے ایکطرف تو ہماری قومیت کو گھن لگ رہا ہے۔ دن بدن ہماری حالت ابتر ہوتی جاتی ہے اور دوسری طرف اشاعت اسلام کا بڑا مقصد فوت ہوتا ہے۔

چند روز سے جو خبریں جاپان و امریکہ کے مذاق تحقیقات مذاہب کی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں اور انکی تہذیب اجتماعی غور کرنے اور بعض جاپانیوں و بزرگان قوم کی اپیل قدر دانیوں کو پڑھتے رہنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ اب وہ وقت ہرگز نہیں ہے کہ ہم لوگ اشاعت اسلام کے اہم مقصد کیطرف سے غافل بیٹھے رہیں اور اپنی قوم کے بچوں کو الحاد و زندقہ کا شکار ہوتے دیکھکر صبر کریں یا دین حق کو اقوام متمدنہ پر پہونچا کر حق خدمتگذاری ادا کریں۔

اگر ہم قرآن مجید و احادیث کی سند پیش کرنے پر آئیں تو کثرت ایسی شہادتیں ہمیں ملینگی جو اشاعت مذہب مقدس اسلام کی صرف موید ہی نہیں بلکہ جمیع امر اسکو ہمارا فرض ثابت کر رہی ہیں لیکن ہمارا خطاب صرف اپنی ہی قوم سے ہے اور ہم سے جو لوگ پابند مذہب ہیں انکے لئے استدلال کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ جو لوگ اسباب معیشت و مصالح دنیاوی کیطرف مائل ہیں انکو اپنا ہم خیال بنانے کیواسطے دلائل بیان کرنا چاہئے تھا مگر ہمارے نزدیک جن الفاظ سے اس التماس کی تمہید شروع کیگئی ہے انکا پر ذرا سا تدبر کرنے کے بعد کوئی شخص بھی چشم زدن کیلئے اس راے سے مخالفت نہ کرسکیگا کہ اشاعت اسلام کا کام ضروری اور بہت ضروری ہے اور نہ صرف غیر اسلامی آبادیوں ہی میں بلکہ ہندوستان کے اندر بھی اس کام کا جلد سے جلد ایسی نوعیت سے شروع ہوجانا مناسب ہے جس سے الحاد و زندقہ کا بڑھتا ہوا سیلاب رکجائے۔

جیسا کہ ہم پہلی سطروں میں لکھ چکے ہیں چند روز سے دنیا کی جو حالت اخبارات کے ذریعہ سے ہمکو معلوم ہو رہی ہے وہ ہمکو اس فرض کے بجا لانیکی تحریک کی۔ لیکن چونکہ یہ کام ایک آدمی کے بس کا نہیں اور نہ شخصی قوت سے بخوبی پر ایسا عظیم الشان کام شروع ہوسکتا ہے اسواسطے اخباروں ہی میں اسکی بابت راے زنی شروع کی گئی۔ ہر ذی فہم اور صاحب الراے نے اپنے قیمتی خیالات اخبار کے ذریعہ سے پبلک میں پیش کئے۔ بعض اصحاب نے اس تجویز کی صرف تحسین کی اور بعض نے اسکے متعلق مناسب تجاویز بھی پیش کیں اور مہینوں کی لکھا پڑھی کے بعد یہ بات طے پاگئی کہ بسم اللہ کر کے یہ کام شروع کیا جائے۔

بعض اصحاب کی یہ راے تھی کہ یہ کام مشنریوں (واعظوں) کے ذریعہ سے شروع کیا جائے لیکن چونکہ نہ تو ایسے مشنری اسوقت ہمارے پاس موجود ہیں جو دیگر ممالک میں جا کر دعوت اسلام دے سکیں کیونکہ علاوہ اسکے کہ ہم میں خود بہتیری باتیں قابل اصلاح موجود ہیں جو ہرگز غیر مسلمین کے واسطے عمدہ نمونہ نہیں ہوسکتیں سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ جو اسلام کے فدائی اور باخدا اسلامی یہ خدمت بجا لانے پر تیار ہوتے ہیں وہ تمام ملکوں کی زبانوں سے ایسی واقفیت نہیں رکھتے کہ باسانی ہر جگہ وہاں کے لوگوں کو مخاطب کرسکیں اور نہ یہ دو چار نفوس ساری دنیا کا چکر ہی لگا سکتے ہیں لہذا ان تمام دقتوں پر غور کرنے کے بعد یہ تجویز کیا گیا ہے کہ موقت الشیوع رسالوں کے ذریعہ سے جہاں جہاں ممکن ہو اسلام کے پاک و سادہ اصول کی منادی کیجائے۔ اور ایسے رسائل اس کثرت سے شائع کئے جائیں کہ غیر ممالک کے قریب قریب تمام اطراف و جوانب میں اُن کے مضامین لوگوں کے دل و دماغ میں جگہ کرلیں اور خدا وہ دن لائے کہ ہماری کاغذی گھوڑدوڑ مخالفین کے قلوب کو وحدانیت کے میدان میں جولانیاں کرنا سکھاوے۔ اور اسی لحاظ سے بالفعل ایسے رسالوں کی اشاعت اردو انگریزی دو زبانوں میں تجویز کیگئی ہے کیونکہ اردو قریب قریب تمام ہندوستان کی کتابی زبان ہے اور انگریزی ہماری شاہی زبان ہونے کے علاوہ تمام دنیا میں کسی نہ کسی قدر اسوجہ سے رائج ہے کہ اسوقت قریب قریب تمام دول عالم کا تاج انگلش سے کچھ نہ کچھ تعلق ہے۔ اور اس زبان کو سکنڈ لنگویج بنانے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو نوجوان طالب العلم انگریزی کے سوا دوسری زبانوں سے پورا مذاق و واقفیت نہیں رکھتے اونکی اصلاح ہوسکیگی اور اللہ کے فضل سے امید ہے کہ چند ہی دنوں بعد یہی پود ہمارے دینی کاموں میں ہاتھ بٹائیگی۔

اشاعت اسلام کا کام جاری کرنیکی بحث سب سے پہلے جاپان کے نام سے اور تقریباً دو سال کے زمانے یعنی اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جبکہ جاپان و روس میں جنگ چھڑی تھی۔ اور چونکہ جاپان نے جو اس جنگ سے پہلے ایک گمنام قوم سمجھی جاتی تھی یورپ کے اتنے بڑے باجبروت تاجدار کے عساکر کو نیچا دکھا کر اپنا پرچم فتح و ظفر بلند کیا دفعتہً تمام دنیا کی نگاہیں اودھر لگ گئیں۔ ہر صاحب فہم کو جاپان کے اندرونی حالات کا پتہ لگانے کی فکر پڑگئی اور ہر شخص اوسکی اس مستعدی و قابلیت کے اسباب کی تلاش میں مصروف ہوگیا اور اسی سلسلہ میں اسکے مذہب پر بھی نظر پڑی اور یہ دیکھکر کہ اتنی بڑی جانباز۔ بہادر۔ اور بیدار مغز قوم بت پرست یعنی بودھ مت ہے سب کو تعجب ہوا لیکن چند ہی روز کے بعد یہ معلوم ہوا کہ سلطنت جاپان کو خود ایک مذہب و سچے مذہب کی تلاش ہے۔

ایک دو نہیں بلکہ اکثر اخباروں میں بکیفیت حوالہ قلم کیگئی اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ بعض مسلمانوں کے پیرایہ

کیوجہ سے زیادہ تر توجہ اس قوم کی اسلام کیطرف ہے۔

اگرچہ بعض اخبارات نے روز زیادہ تفصیلی حالات بھی لکھے ہین مگر ہمکو اوسپر زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے کیونکہ انگلستان کے معزز و باخبر اخبارون نے بھی اسکا تذکرہ کیا ہے بلکہ ہمکو یاد پڑتا ہے کہ ایک پرچہ مین کسی والی ملک نے میکاڈو شہنشاہ جاپان کیطرف خطاب کرکے اشاعت مذہب اسلام کی خوبیان بڑائی کے پیرایہ مین دکھلانیکی کوشش کی تھی بہرحال یہ امر قابل وثوق ہے کہ اگر اسلام قبول کرنے پر آمادہ وجہ سے تو بھی کم سے کم جاپان کو مذہب حق کی تلاش ہے اور یہ بھی نہ مانا جائے تو چونکہ وہ ایک متمدن قوم ہے یقین ہے کہ اگر اوسکے سامنے اسلام کی بابرکت تعلیم پیش کیجائیگی تو وہ اوسپر غور کریگی اور یہی ایک پہلو ہے کہ جس سے ہمین اپنے مقدس مذہب کی پھیلانے مین کامیابی اور پوری کامیابی کی امید ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ اور نہایت ہی درست عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص بنظر انصاف اصول اسلام کو سنے اور دیکھے تو ممکن نہین کہ خدا کے پاک نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو قبول نکرے۔

یہی وہ اسباب ہین جنھون نے اشاعت اسلام و جاپان کے نامون کو لازم و ملزوم بنا دیا ہے ورنہ درحقیقت اس مبارک کام کے شروع کرنے مین کسی جگہ کی تخصیص نہین ہے اور نہ ایسی تخصیص کرنا شرعاً یا عرفاً جائز ہو سکتی ہے کیونکہ اسلام ایک ایسا سیدھا سادہ مطابق فطرت مذہب ہے جس پر ہر فرد بشر کا برابر حق پہونچتا ہے۔ اوسمین مغربی مشرقی غلام و آزاد، جاہل و عالم غریب و امیر کا کوئی فرق نہین ہے۔ اوسکی دعوت تمام دنیا کے لئے عام اور اوسکا دروازہ ہر وقت ہر شخص کے لئے کھلا ہے اور اسی بنا پر ہم بلاپس و پیش کہہ سکتے ہین کہ جاپان کے نام سے وہم نکرنا چاہئے بلکہ یاد و یقین رکھنا چاہئے کہ انشاءاللہ جو سلسلہ ہم شروع کرنیوالے ہین وہ جلد بار آور ہوگا اور چند ہی دن مین ہمارے نخل تمنا کی شاخین کرۂ زمین کے اکثر رقبہ پر پھیلی نظر آوینگی۔

اشاعت رسائل کے باب مین یہ اہتمام کیا جائیگا کہ نہایت سادگی و صفائی کے ساتھ مدلل مضامین لکھے جائین علوم جدیدہ خصوصاً سائنس کی تحقیقات پر پورا لحاظ رکھا جائے اور تمام شبہات جو ناواقفیت کے باعث اسلام پر وارد کئے جاتے ہین اون کا معقول جواب دیا جائے۔ مخالفین کے اعتراضات کی تلاش کیجائے کہ اون مغالطون اور ناواقفیت کی قلعی کھولی جائے۔ اور اسلام اپنی اصلی سادگی کی شان سے دیگر اقوام پر پیش کیا جائے اور یہ کام ایسی جماعت کی معرفت انجام پاوے جسکے دلین اسلام کا سچا جوش موجود ہو جسکے خیالات بلند اور قلوب نور یقین سے منور ہون اور جنکی زندگی سلف صالحین کے نمونہ پر ہو۔ لیکن اس اہتمام سے اور ایسے پیمانہ پر کام شروع کرنے کیواسطے ایک بہت بڑا کتب خانہ درکار ہوگا۔ اوسکی ترتیب و اہتمام کے لئے قابل آدمی درکار ہونگے۔ چند لائق انگریزی دان حضرات کی ضرورت ہوگی۔ اور پریس و پرچہ کے مصارف اسکے علاوہ ہونگے۔

اتنی تفصیلی کیفیت سننے کے بعد کیا کوئی بزرگ مجھے یہ بتلا سکتے ہین کہ یہ کام ہماری آپکی توجہ بغیر ہو جائیگا کیا دو چار آدمی اتنا بڑا کام انجام دے لینگے۔ کیا قوم سوتی کی سوتی رہیگی اور کوئی فرشتہ آکر یہ کام کر جائے گا؟ نہین نہین ہرگز نہین۔ یہ کام نہ ایک آدمی کے بس کا ہے اور نہ ایک کے کئے ہو سکتا ہے۔ اسکے واسطے سب سے پہلے شغف کی ضرورت ہے پھر دماغ سوزی اور دلگدازی کی حاجت ہے کہ عمدہ و مفید ذرائع تلاش کئے جائین۔ ایسے آدمی بہم پہونچین اور کام شروع ہو تو جو فرد مسلمان جہان بھی ہو وہ وہان اس مبارک کام کا اثر پھیلانے کی دھن مین لگا رہے۔ اسکے مقاصد سے لوگون کو مطلع کرے شائع شدہ مضامین کو قدردان لوگونکے ہاتھون مین پہونچانے کی فکر اور دوسرے اخبارات مین انکی نقل کرانے کی تحریک کی جائے۔ جس شخص کو جہان کہین اسلام کے متعلق کوئی خیال ایسا دریافت ہو جس کا جواب دینے کی ضرورت ہو وہ اسکی اطلاع کرے اور خود اسکے مزاج مین جو باتین ایسے خیالات کے باب مین آوین انکو بھی ظاہر کرے۔ اور جو تدابیر اس کام کے ترقی دینے کی ذہن مین آوین اونپر منتظمان کو متوجہ کیا جائے اور ایسے خیالات و تحریک کو برابر جاری رکھا جائے۔ ایسا نہو کہ افتتاح کام کے وقت سوڈا واٹر کی بوتل کا کاگ اڑنے کا سا زور دکھلا کر ہاتھ پیر ڈھیلے کر دئے جائین اور گو جیسا کہ البشیر مین اس سے پہلے پڑھ چکے ہین آچکا ہے بالفعل دس ہزار روپیہ سے کام شروع ہو جائیگا مگر ہر شخص کو ہمیشہ اس دھن مین رہنا چاہئے کہ یہ کام اور وسیع پیمانے پر جاری ہو اور باستقلال قائم رہے کیونکہ بغیر ایسے استقلال کے تمام فکر و کوشش بیکار محض ہوگی۔

ہمارے خیال مین سب سے زیادہ اہم کام سرمایہ کی فراہمی ہے کیونکہ ہم مسلمانون مین جو پڑھے لکھے ہین وہ تو اکثر مصداق سہ کریمان را بدست اندر درم نیست ... ہین اور جنکو ایسی ضروریات کا احساس ہوتا ہے نہ اونکی رنگ رلیان انکو ان امور پر متوجہ ہونے دیتی ہین۔ جو فیاضیان سر سید، سیٹھ آدم جی اور حاجی ذکریا اسمٰعیل وغیرہ کی سنی جاتی ہین اونکے دیکھتے تو دس ہزار کیا دس لاکھ کی فراہمی بھی مشکل نہین۔ لیکن ایسے حضرات کا متوجہ ہونا محض تائید غیبی پر محول اور اونکی ہمت پر موقوف ہے جماعت اشاعت اسلام کے پاس کوئی ذرائع ان حضرات کے سامع مین اپنی فریاد پہونچانے کے نہین لہذا اس اصول کو پیش نظر رکھکر کہ اسلام غریبون ہی سے شروع ہوا اور غریبون ہی سے اسکی ترقی ہوئی ہم اپنے غریب بھائیون کے آگے دست سوال کھولتے اور رسول اللہ صلعم کیطرف سے حاضر ہوتے اور دیکھتے ہین کہ آپ لوگ اپنے پیارے رسول کے (ڈیپوٹیشن) وفد کی کتنی اور کہان تک اعانت کرتے ہین۔

ابتک جتنی تحریکین آپ کے سامنے چندون کیواسطے پیش کی گئی ہین عام اس سے کہ کسی نے اور کسی کام کے نام سے پیش کی ہو اوسمین ایک نہ ایک پہلو دنیاوی نمود یا فائدہ کا ضرور موجود تھا لیکن دعوت اسلام فقط محض لوجہ اللہ اور خدا راہ کا چندہ ہے۔ اسکا نتیجہ روز آخرت کے سوا دنیا مین تلاش کرنے سے ملنا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے سوائے اسکے کہ خدا و رسول کی خوشنودی کی بشارات کو اسکا اجر سمجھا جاوے یا اسلامی اخوۃ پر خیال کرکے اپنے بھائیون کا شمار بڑھنے کی خوشی کی جائے۔ یا دنیا کو اور کوئی نفع نہین پہونچ سکتا۔ اسلئے اس مین انھین لوگون سے اعانت کی امید کیجاتی ہے جو اپنی جان و مال کو راہ خدا مین رضای مولی کے واسطے بیچ چکے ہون اور اپنے اجر و ثواب کو پروردگار عزیز و جبار کے دست لطف مین سپرد کر دیا ہو تاہم جو حضرات دنیاوی پہلو سے نفع کے سوچتے رہتے ہین انکو بھی اوس نتیجہ پر غور کرنا چاہئے جو جاپان و امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک سے ہمارا اسلامی بھائی چارہ ہونے سے حاصل ہو سکنے کی امید کی جا سکتی ہے اور وہ ہر طرح اس امر پر اطمینان کر سکتے ہین کہ انہی قومون کی اخوۃ کے بعد علوم و فنون جدیدہ کا کیسا بڑا خزانہ مسلمانون کے ہاتھ آئے گا۔

چونکہ ہر کام کے لئے ایک مرکز کی ضرورت ہوتی ہے اور بغیر ایسے خاص مقام کے تعین کے قومی کاموں کی چیزیں منتشر رہتی ہیں اسلئے با اثر احباب کی رائے دینے اور اتفاق کرنے سے ایڈیٹر صاحب النجم لکھنؤ نے اس اہم خدمت میں قوم کی سربراہ کاری کا بیڑا اوٹھایا ہے اور ہر ایک مفید اسلامی مشورہ لینے اور منتظمہ صورت سے کام چلانے پر تیار ہوکر اوسکی ابتدا کر چکے ہیں مگر یہ ایک اکیلے ایڈیٹر النجم کی بات نہیں ہے کہ وہ سارے کام اپنے سر تھوپ لیں اسلئے فراہمی چندہ کیواسطے یہ التماس آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی گئی ہے جسمیں آپکو اس کام کی تمام ضروری ضروری واقعات اور تاریخی حالات بتلا کر بخوبی سمجھا دیا گیا ہے کہ یہ ہمارا آپکا اور صرف ہمارا ہی آپ کا کام ہے کہ اپنے پیارے مذہب کی خدمت کو انجیں خدا کے فرمان اعلاء کلمۃ اللہ کو لبیک کہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر گردن رکھیں اور جو کچھ بھی جس سے ہو سکے اوس میں دریغ نہ کرے۔

فراہمی چندہ کیواسطے نمائشی کارروائیاں۔ روانگی ڈیپوٹیشن اور کمیٹیوں وغیرہ کی اسوجہ سے پسند نہیں کی گئیں کہ ان کا انجام وقت طلب اور خود دفتر دوشی سے خالی نہ تھا لہذا صرف یہ التماس ہی آپکے سامنے پیش کی جاتی ہے اور آسانی کے لحاظ سے رسید بیان چھپوائی گئی ہیں کہ جو صاحب اسکے متعلق چندہ وصول کرنا چاہیں وہ دفتر النجم سے رسید بہی طلب کرکے اوسکے ذریعہ سے چندہ فراہم کریں اور کتاب کے ختم پر زر وصول شدہ بعد منہائی کمیشن یعنی مثل منی آڈر دفتر النجم میں بھیجدیں۔

اشاعت اسلام فنڈ میں کوئی قید ایسی نہیں لگائی گئی کہ کتنی رقم دینا چاہئے یہ امر صرف دینے والے کی وسعت ہمت اور جوش پر چھوڑ دیا گیا ہے تاہم قلیل وکثیر جسقدر بھی اور جو کوئی دیگا وہ لے لیا جائے گا اور شکریہ کے ساتھ ایسی تمام رقموں کی رسیدیں اخبار النجم میں بھی شائع ہوا کریں گی اور اسی طرح اسکا خرچ بھی شائع کیا جائیگا اور اس مد کا حساب ہمیشہ تیار رہیگا کہ جسوقت جو صاحب چاہیں دیکھ لیں۔

اتنا کام جو بغیر آپکی مدد کے تجویز ہو سکتا تھا کیا جا سکتا تھا وہ تو بلا کسی انتظار کے شروع کر دیا گیا اور سارا بہت ایڈیٹر النجم نے اپنے ذمہ لے لیا ہے اب اس کام کو چلانا آپ کے اختیار میں ہے جسکی صورت یہی ایک صورت ہے کہ جہاں تک آپکی فکر و کوشش سے ممکن ہو فراہمی سرمایہ کی کوشش کیجئے جس سے کام چل نکلے اور اس کوشش کو برابر جاری رکھئے کیونکہ یہ کام ایک دو روز سال دو سال میں ختم ہونیوالا نہیں ہے بلکہ اگر خدا کی مدد ہوگی تو مستقل طور سے یہ اسلامی مشن قائم رکھا جائیگا اور رفتہ رفتہ علاوہ تحریری کارروائی کے ایسے اشخاص بھی بہم پہونچائے جائینگے جو غیر ممالک میں جا کر یہ کام انجام دے سکیں۔ لیکن یاد رہے کہ خالی خولی باتوں سے یہ اہم سرانجام نہیں پا سکتی اسکیواسطے آپکو جانتوڑ کوشش کرنا چاہئے اور اسبارہ میں سلف صالحین خصوصاً اصحاب کرام رسول اللہ صلعم کی پیروی کرنا چاہئے جو خدا کی راہ میں اپنے اثاث البیت کو وقف کرکے پھٹے پرانے گدڑیوں کے ٹکڑوں سے اپنی ستر پوشی کرتے تھے اپنے اور پیارے بھائیو یاد رکھو کہ یہ موقع اب پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ ابھی اس فنڈ کی صرف ابتدائی کارروائی شروع ہوئی ہے سبقت کا ثواب لینے کیواسطے ہر فرد کو پیش قدمی کرنا چاہئے۔ سنو سنو۔ یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ ایک دوسرے کا منھ دیکھتا رہے جسکو جو کرنا ہے کرے اور جلد کرے کیونکہ اسمیں دین اسلام کی بہی اور خاص بہبودی ہے۔ یہی وقت پیارے مذہب کی مدد کا ہے سمجھ لو کہ اسلام کو ایک ضرورت پیش آئی ہے اور چاہتا ہے کہ آپکے خلوص اور جوش کا امتحان لے۔ راتوں کی گریہ زاری اور وظیفہ خوانی ایک طرف اور اس کار خیر کی شرکت ایکطرف۔ ایسی ضرورت پر جو شخص اسلام کی حمایت سے پہلوتہی کریگا ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ خدا اور رسول کی محبت کا دعوی کس منھ سے کرتا ہے اور قیامت کے روز اپنے پیارے نبی سے کیسے آنکھیں چار کرے گا۔

یاایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۝

کیا یہ شادی مرگ ہونے کی جگہ نہیں ہے کہ خدا اور خدا کا پاک نبی اپنا کام ہمارے سپرد کرتے ہیں اور اسلام ہم سے قرض مانگتا ہے اور قرض بھی کیسا جو آخرت میں المضاعف ہو کر واپس ملے گا۔ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل الخ۔ دوڑو دوڑو! بھائیو یہ نعمت ہاتھ سے نہ جانے پاوے۔ خوش نصیب ہمارے کہ ہم اپنے مذہب کی مدد کریں اور ابنائے جنس کو ورطہ گمراہی سے نکالکر شاہراہ ہدایت پر چلاویں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر آپ نے اسوقت ہمت نہ کی اور پس وپیش میں رہے تو یاد رہے کہ اسلام ہرگز محتاج ہے نہ اسکو کسی کی حاجت ہے چنانچہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ بلا کسی واعظ و داعی کے لوگ مسلمان ہوتے جاتے ہیں۔ مگر آپ اس غفلت سے کچھ اپنا ہی نقصان کرینگے اور خدانخواستہ اگر ہماری طرف سے ایسی ہی کوتاہی ظاہر ہو تو کیا اچھا ہو کہ زمین پھٹے اور ہم جیسے اسلام کے بدنام کرنیوالے اوسمیں سما جائیں۔

اپنی التماس ختم کرنے سے پہلے ہمیں اتنا اور بتلا دینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ جو لوگ دنیاوی تعلیم و ترقی کی فکر میں مشغول ہیں اونمیں سے اکثر ہمارے خیالات کو مذہبی دیوانگی سمجھتے اور بعض کھلم کھلا ہمارا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن آپ ایسی باتیں سنکر بد دل نہ ہوں اور نہ ایسے احباب سے مجادلہ و مکابرہ پر آمادہ ہوں بلکہ بسم اللہ کہکے اپنے کام میں لگ جائیں کیونکہ وہ لوگ بھی ایک ضروری کام کی تکمیل پر متوجہ ہیں۔ اور چونکہ اونکو روپے کی حاجت ہے اور آئے دن روپیہ روپیہ کی پکار کرتے رہتے اور قوم کی بے پروائی کیوجہ سے رسوں میں بھی حسب دلخواہ روپیہ جمع نہ کر سکنے کے سبب سے شکستہ خاطر ہو رہے ہیں لہذا غالباً وہ خیال کرتے ہیں کہ ایک نیا فنڈ کھل جانے سے اون کے مطلوبہ سرمایہ کی ترقی بند ہو جائیگی اسی توہم نے اونکو ایسے نیک کام کی مخالفت پر آمادہ کر دیا ہے اور وہ کیا کریں ہم گذشتوں کی غفلت و لاپروائی کچھ ہی ایسی کہ جا ہے فضول رسوم خرافات اور خلاف شرع و تہذیب لغو حرکتوں میں دولت برباد کرکے نان شبینہ کے محتاج ہو جائیں مگر قومی ضرورتوں کے نام سے ہمارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔ بھلا ان اسباب پر نظر کرکے کسی کو ایسا ہی ہو تو کیا تعجب ہے تاہم مخالفت کرنے والے احباب کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ اشاعت اسلام فنڈ نہ تو کسی فنڈ کو روکنا چاہتا ہے اور نہ وہ قلع قمع کرکے مخالفت پھیلانے کا خیال رکھتا ہے بلکہ وہ خود ان کاموں کا ہاتھ بٹانے پر آمادہ ہوا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جو سواد فاسد و بدترتیب والا لوگوں کا ہماری نئی پود کی جڑیں نفوذ کرتا جاتا ہے اوسکے استیصال کی اس سے بڑھکر کوئی تدبیر نہیں ہے جو اشاعت اسلام فنڈ میں سوچی گئی ہے اور یقینی ہے کہ ایسی تدبیر کے عمدہ ہونے سے

ایک مسلمان بھی انکار نہیں کرتا کیونکہ مسلمان کا مسلمان ہی رہکر ترقی کرنا اصلی ترقی ہے اور یہ نہایت ظلم کی بات ہے کہ کسی شخص کو عمدہ پوشاک پہنائی جائے سواری کا انتظام کیا جائے۔ ظاہری نمایشی سامان کئے جائیں لیکن اوسکے اندرونی مرض کی فکر نہ لیجائے جو اسکو چپکے ہی چپکے ختم کردے اور ٹھیک یہی مثال مسلمانوں کی نمایشی ترقی اور مذہب سے بیگانہ رہنے کی ہے۔ خدا کیواسطے یہ مدعیان اصلاح قوم ہمیں بتائیں کہ کیا جسطرح وہ مسلمانوں کی ظاہری و دنیاوی فرد دنیا کی ترقی چاہتے ہیں اوسیطرح یہ نہیں چاہتے کہ روحانی ترقی بھی ہو اور قومیت کا پوزیشن قائم رہے اور اتنی تفصیل بتلانے کے بعد بھی کیا وہ اس فنڈ اور کام کو غیر ضروری سمجھتے ہیں ؟ نہیں نہیں ! ہرگز نہیں ! میں یقین کرتا ہوں کہ اول تو اونکی مخالفت محض اونکی مصلحت سے تھی جو میں نے ابھی بیان کی ہے اور خدا نخواستہ واقعی مخالفت تھی تو غلط فہمی سے تھی وہ بھی اس التماس میں رفع کردیگی اور اسی باعث سے میں اس مخالفت پر جو بمقتضائے محبت قومی سرزد ہوئی ہے خود انھیں کو مبارکباد دیتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اشاعت اسلام فنڈ کے محرکین و حامیین اونکی اس مخالفت کے مشکور ہیں کیونکہ نیک نیتی سے جو کام کیا جائے وہ اچھا ہے بخلاف اسکے کہ منہ سے کچھ کہا جائے اور دل میں کچھ ہو۔ یہ کیا کم خوشی کی بات ہے کہ قوم میں ایسے اصحاب موجود ہیں جو اوسکے بھلے برے سے دلچسپی رکھتے ہیں رہی غلط فہمی اوسکے لئے ہماری دعا ہے اللھم اھد قومی فانہم لا یعلمون ○

تمت

الحوادث العمومیہ

ایک عجیب واقعہ

دو ماہ ہوا کہ بنگالی طالب علم دیوبند ضلع سہارنپور میں بغرض تعلیم عربی مقیم تھے کہ ایک نوجوان بھانجہ غائب ہوگیا ہر چند تلاش کی گئی پتہ نہ چلا۔ چند روز کے بعد اسنے اپنے آپکو سہارنپور کے جنگل میں پایا۔ جہان سے افتان و خیزان اپنے ماموں کے پاس آیا اور بیان کیا کہ مجھے کچھ لوگ ایک نہایت ... میں چھپا کر لے گئے جس جگہ میں اونکی زمین زرخیز وغیرہ وہی ... سے لبریز تھی اور سنہری جا ترین بیا عالم دیکھا رہی تھیں مجھے ایک طلائی مکان میں مکلف فرش پر بٹھایا گیا۔ جہان ایک نازنین آکر اپنی رقص کرنے لگی اور کہنے لگی کہ میں جنات کے بادشاہ کی دختر ہوں میں نے مجھے اسلئے بلوایا ہے کہ تو اپنی رسم کے موافق میرے ساتھ شادی کرے میں زار زار اپنے وطن اور اعزا کے لئے رونے لگا جسپر میری بیجا تالیف قلوب کیگئی۔ انواع و اقسام کے میوہ جات میرے واسطے منگوائے گئے لیکن میری وہی گریہ وزاری تھی۔ آخر اس عہد کے ساتھ کہ میں اسکا تذکرہ کسی سے نکروں مجھے چھوڑ دیا گیا۔ اوسکا ماموں کہتا ہے کہ لوگوں کے مشورے سے میں نے تبدیل مقام بہتر سمجھا اور رامپور چلے آئے یہاں بھی اکثر ایسے واقعے پیش آتے رہے کہ یہ حجرہ میں بیٹھا کتاب دیکھ رہا ہے کہ اچانک کواڑ پر ہاتھ مارا اور چلایا کہ مجھے پکڑو وہی آفت میرے اوٹھا لیجانے کو پھر نازل ہوئی میں اسے دبوچ لیتا تھا اور یہ حواس باختہ تھوڑی دیر میں اچھا ہو جاتا کبھی خواہ مخواہ مسجد میں اولے برسنے کی آواز آتی تھی مگر خوف سے ہم لوگ حجرہ نہیں کھولتے تھے اور اس بات کی سخت تاکید کردیگئی تھی کہ کوئی آکر آواز دے مگر زنہار حجرہ کا دروازہ نہ کھولا جائے۔ ۱۴ فروری کی شب کو یہ واقعہ گذرا کہ ہم دونوں حجرہ میں سو رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی مسجد میں آہٹ معلوم ہوئی اور آوازیں سنائی دیں جان بار بھانجہ سمجھا کہ مسجد میں نمازی آگئے شاید سحر ہوگئی۔ اوسنے مجھے جگایا میں نے کہا کہ ابھی صبح میں بہت دیر ہے لیکن وہ نہ مانا اسوقت مجھے اس امر کا خیال بھی نہ تھا کہ ایسا واقعہ ہوجائے گا چنانچہ میں نے کہا کہ میں تو ابھی سوتا ہوں تم باہر جاؤ اور حجرہ کے کواڑ باہر سے بند کردو تاکہ کوئی حجرہ سے کچھ چرا نہ لیجائے اوس نے ایسا ہی کیا ہنوز وہ دروازے کے پاس ہی تھا کہ یکایک اوس نے دو آوازیں دیں کہ دوڑو مجھے وہی آفت پھر اوڑائے لئے جاتی ہے۔ میں نے ہر چند حجرے سے نکلنا چاہا زور کیا مگر بند دروازہ کیونکر کھلتا اور میں کیونکر باہر جاتا۔ ناچار چیخنا چلانا شروع کیا۔ میری آواز پر اہل ہمسایہ دوڑے ہوئے آئے جنھوں نے مجھے نکالا اور میرے ساتھ لالٹینوں کی روشنی میں ہر چہار سمت تلاش کیا مگر کہیں پتہ نہ چلا اور نہ ابتک پتہ ہے یہ واقعہ حجرہ مسجد محلہ کھیر ... خان کا ہے جسکی تصدیق مزید الفاظ کے ساتھ باشندگان رامپور بھی کرتے ہیں اور کوئی وجہ باور کرنے کی نہیں معلوم ہوتی۔ واللہ عالم بحقیقت الحال۔

(از اودھ اخبار)

اخلاق محمدی کا ادنی کرشمہ

چودہ پندرہ برس ہوا اوسکے قریب کے ایک قصبہ میں جب طاعون پھیلا تو وہاں کے ہندو باشندے اپنے اپنے بیماروں کو جو اس مرض میں مبتلا ہوگئے تھے نزع کے عالم میں چھوڑ کر بھاگ گئے اور جو کوئی اونمیں سے مرجاتا تو کوئی پاس تک نہ جاتا۔ اکثر عورتیں اپنے خاوندوں کی نعش کو تنہا سر پر لیکر مرگھٹ میں لے گئیں ایسی کسمپرسی کے عالم میں وہاں کے چند غریب مسلمانوں نے بڑے استقلال سے اس مصیبت کا مقابلہ کیا اور جب کوئی مسلمان بیمار ہوجاتا تو اوسکی تیمارداری اور علاج برابر کرتے رہے اور جب کوئی مرجاتا تو ایک دوسرے کی تجہیز و تکفین میں برابر شریک ہوتے جب کوئی اونسے پوچھتا تو کہتے ہم تقدیر الہی پر شاکر ہیں باہمی ہمدردی کو ہاتھ سے نہ دینگے چاہے ہمارا نام ہی دنیا سے کیوں نہ مٹ جائے۔ انھیں مسلمانوں کے پڑوس میں ایک خاندان ہندو مالیوں کا رہتا تھا جب وہ اس مصیبت میں مبتلا ہوا تو مسلمانوں نے حق ہمسایگی ان لوگوں کے ساتھ بھی ہمدردی کا سلوک کیا۔ برخلاف اسکے مالیوں کے ہمقوم انکو اسی حال میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جب مرض طاعون اس قصبہ سے جاتا رہا اور سب لوگ وہاں آکر آباد ہوگئے تو وہ مالی گھرانا نہایت خلوص سے آکر مشرف باسلام ہوگیا۔ ذات والوں نے بڑا شور مچایا مگر اونھوں نے صاف کہدیا کہ جس مذہب میں عملی ہمدردی ہو وہی قابل قبول ہے۔

آج انھیں میں سے وہ مالی آکر مجھسے ملے جب اونھوں نے اپنا قصہ بیان کیا جسمیں ذرا تصنع نہ تھا۔ میرے قلب پر ایک بجلی سی چمک گئی۔ بے کہا ہاں یہ اسلام کا جادو تھا جو بلا کسی کوشش کے اسلام کو پھیلاتا رہا۔ اگر مسلمان آج اپنی عادات اخلاق اسلام کے سے کرلیں تو تبلیغ اسلام کے لئے کسی انجمن یا کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ معاملہ دگرگون ہے۔ ہم خود تو اسلام سے ہٹے ہوئے ہیں دوسروں کو اوسکی طرف بلاتے ہیں کام بنے تو کیونکر بنے۔ ادھر تو ہمارے گھر میں پھوٹ

کی گرم بازاری ہے اُدھر یا جبر بمبئی کیسی کہ اسلام نے اتفاق کی تعلیم دی ہے تو کیا خاک۔ ہمارے وعظ کا ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں اگر اسلام کے سچے دوست ہو تو اسکے قول سے اپنے فعل ملا دو پھر دیکھو اسلام کا جادو۔

(از وکیل)

حکومت عثمانیہ نے تو پخانوں کے واسطے ملک ہنگری سے گھوڑے خریدنے کا انتظام فرمایا ہے۔ اور جرمنی سے بے دود بارود کے کارخانہ کے لئے بعض ضروری آلات طلب فرمائے ہیں۔ دو بڑے معزز افسران آلات کی خریداری کے لئے جرمنی میں بھیجے گئے ہیں۔

مصری اخبار المظم نے اپنے نامہ نگار "پیرا" کی سند پر تحریر کیا ہے کہ مسئلہ عقبہ کے بارے میں انگلستان و ترکی کے فیما بین بہت کچھ کشیدگی بڑھتی جاتی ہے اور ۱۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو گورنمنٹ انگلستان نے ایک یادداشت حکومت ترکی کے پاس ارسال کی ہے جسمیں دھمکی دی ہے کہ اگر اس معاملہ کو جلد فیصل نہ کیا گیا تو بحر احمر میں خلیج عقبہ کے روبرو جنگی بیڑہ بھیجدیا جائیگا۔ مگر باب عالی انگلستان کی سرحدی تجویز ماننے پر راضی نہیں۔

سلطانی عجائب خانے میں اندنوں آثار قدیمہ کی بہت قیمتی اور کثیر مقدار فراہم ہو رہی ہے اور انکی حفاظت کے لئے جب ہ قانون بنایا گیا ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہونے پائیں اور انمیں روز بروز ترقی ہوتی رہے۔

۱۵ مارچ کو نیشنل بنک لاہور نے ۱۰ ہزار کے کرنسی نوٹ سیالکوٹ کو روانہ کئے لیکن جب لفافہ کھولا گیا تو نوٹ غائب تھے خیال تھا کہ ملازمان محکمہ ڈاک میں سے کسی نے اڑالئے ہونگے۔ مگر صاحب پوسٹ ماسٹر لاہور نے بنک کے اوس چپراسی کو طلب کیا جو اس لفافہ کو ڈاکخانہ میں لایا تھا۔ ڈاکخانہ میں صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل نے چپراسی سے کئی سوال کئے اور اسکو مشتبہ چلن کا سمجھ کر پولیس کے حوالے کیا۔ پولیس کی کوشش سے چپراسی نے مسروقہ نوٹ ایک جگہ سے چھپائے ہوئے نکالدئے۔

برہما میں ایک یورپین کو رشوت ستانی کے جرم میں سزا ہوئی۔

برہما ریلوے کی چلتی گاڑی پر ایک برہمی چڑھ گیا اور ایک لیڈی کے ہاتھ سے طلائی کڑے چھین کر اوتر گیا۔

۱۶ ماہ حال کی شام کو پرنس آف ویلز نے

ملکہ کو چین و کشمیر پر انتہائی کے بت کے اوپر سے پردہ اٹھانیکی رسم ادا کی۔ شہزادہ صاحب کی آمد کی خوشی میں شہر کراچی کے بڑے حصے میں روشنی چراغان کیگئی۔ ہفتہ کی شام کو گورنمنٹ ہاوس میں اُنکی سرکاری دعوت ہوئی۔ اسکے بعد شہزادہ صاحب نے یورپین موجودہ کراچی سے ملاقات کی۔ اتوار کے روز صبح کو گرجا میں تشریف لے گئے۔ اور پیر کے روز ۱۹ ماہ حال کو شام کے ۳ بجے ہندوستان کو خدا حافظ کہکر لندن روانہ ہوگئے۔

امریکہ میں سخت ریلوے تصادم ہوا۔ یورٹ لینڈ کے قریب دو مسافر گاڑیوں میں سخت ٹکر ہوگئی۔ ۵۰ مسافر مرگئے۔ سینکڑوں مسافر جلتی ہوئی گاڑیوں میں جل کر کباب ہوگئے۔

پرنس و پرنس آف ویلز کی تشریف بری کی یادگار میں یکم اپریل سے صوبہ سندھ سے رجسٹری فیس جو دریائے سندھ کی کشتیوں سے لیجاتی ہے وہ بھی معاف۔

بھوپال میں طاعون کا سخت زور ہے بہت سے لوگ شہر کو چھوڑکر بھاگ گئے ہیں۔

شاہ کابل حالی سنہ رواں میں امیر صاحب نے ہندوستان کے خزانوں سے دولاکھ ۱۴ ہزار پونڈ یا ۳۲ لاکھ روپئے سے زیادہ رقم منگائی۔ امیر صاحب کو سالانہ وظیفہ صرف ۱۸ لاکھ روپے دیا جاتا ہے۔ ۱۸ لاکھ روپے سے جسقدر زیادہ رقم امیر صاحب نے منگوائی وہ منجملہ اُس رقم کے ہے کہ جو امیر صاحب کے تخت نشین ہونے کے زمانہ سے ہندوستان میں جمع ہے۔ اور جسکو امیر صاحب نے ابتک طلب نہیں کیا تھا۔

علاقہ نجد میں ترکی چھاونی پر حملے کی خبر پرانی ہے اور اسکے اہم مشرب اخبار بہت سٹ پٹا رہے تھے مگر اونکی ہجو سے کوئی فرنگی طاقت جنبل میں نہ آئی تو اب یہ تھے گھبرا رہے ہیں کہ وہ تسلی دیتے رہے ہیں کہ تقسیم و نجد کی ترکی سپاہ فاقہ ویسے سردی سے تنگ ہو کر وہاں سے بھاگ گئی ہے اور اب دو ہزار میں سے چند ایک سپاہی باقی رہگئے ہیں جن اخباروں کو ایک عظیم الشان سلطنت (ایران) کے پایۂ تخت طہران کے اہم واقعہ کی درست کیفیت مہینوں بعد بھی جیسا کہ خود انکو اعتراف ہے معلوم ہو ان کو صحرائے عرب کے لق و دق وطنی علاقوں کے حالات ضرور پہیج ہی معلوم ہوتے ہونگے۔

ایران اور ترکی کے درمیان بقول فرنگی اخبارات سرحدی

معاملہ خلاف توقع بہت پیچیدہ ہوگیا ہے۔ ایران کی گورنمنٹ نے چاہا کہ کمیشن کے آنے سے پہلے ترکی فوج مقام متنازعہ کو خالی کر دے باب عالی نے اسے منظور نہیں کیا جسپر ایران نے انگلستان اور روس سے جن دونوں ملکوں نے پہلے حد بندی کرادی تھی اپیل کی ہے اور اب وہ باب عالی کو کرسمس دے رہے ہیں ممکن ہے کہ یہ بیان صحیح ہو مگر عقل باور نہیں کرتی کہ یہ دونوں اسلامی سلطنتیں کسی غیر کی وساطت کے ذاتی معاملات میں خواستگار ہوں۔

گنجہ میں ارمنیوں کے ہاتھ سے پانچ ہزار چار سے مسلمان تہ تیغ ہو چکے ہیں۔ ایک سو بچے اور عورتیں اس علاوہ ہیں اور چار ہزار مسلمان بالکل بے خانماں ہو کر ادھر ادھر مارے مارے پھرتے ہیں اور تین لاکھ روپیہ کا مال نقصان ہوا ہے قصبہ مہرگ میں بھی آبادی کی نسبت سے کچھ کم خون خرابہ نہیں ہوا یعنے ۹ سو آدمی اور ۴۰ عورتیں قتل ہوئیں اور چار ہزار کے قریب مسلمان تباہ و خانہ برباد ہیں اگرچہ مقتولوں کا شمار کم ہے لیکن وہ بے خانماں گھر ویران ہوگئے۔

باب عالی نے جو خط ایرانی سفیر کو حد بندی کے متعلق بھیجا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کے دعوے کے ماننے سے گورنمنٹ ترکی کو بالکل انکار ہے اسلئے حد بندی کا معاملہ نازک ہو گیا ہے۔

بمبئی کے ایک مسلمان تاجر نے دو انگریزوں پر مقدمہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا ہے مدعی کو انہوں نے اول درجہ کی گاڑی میں سوار ہونے سے روکنا چاہا تھا

ایک کارخانہ اخبار بنگالی پر پانچ ہزار ہرجانہ کا دعوے کرنے والا ہے

کلکتہ کے اخبار سنجیونی نے سپرنٹنڈنٹ پولیس بیرن سنگھ کا ایک خفیہ سرکلر شائع کیا ہے جسمیں پولیس افسروں کو ہدایت ہوئی ہے کہ سودیشی تحریک کے متعلق خفیہ نگرانی کرکے رپورٹ کیا کریں۔

ضرورت ہے جناب نواب صاحب ریاست کوراداوں کو ایک پرائیوٹ سکریٹری کی انگریزی میں عمدہ قابلیت رکھتا ہو تجربہ کار ہو مذہب میں رکھتا ہو قانون نوجوان ہو حال سے واقف ہو خواہشمند یافتہ ہو اور قرار العمل ہو درخواست ... [illegible]

کارخانہ حکیم محمد عبد الرحمن و حافظ محمد خلیل الرحمن لکھنؤ گلی پار چہ



یہ تمغہ و سارٹیفکٹ سرکار انگریزی نے نمایش [illegible] ذیل کی عمدگی کے صلہ میں عطا فرمایا ہو [illegible]

فہرست اشیاء موسم گرما و سرما

قیمت	عرض	طول	نام جنس
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	اگز	[illegible]	دو [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]			پائجامہ و لحفہ سوتی و ریشمی
[illegible]			صدری ریشمی و سوتی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تمباکو کی مشکی گولیان خوشبودار

یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار بسبب آمیزش بعض جواہر [illegible] کے نہایت خوش ذائقہ [illegible] مفرح قلب [illegible] ہین۔
ایک گھونٹ کی مقدار کے برابر [illegible]

قیمت	وزن	تفصیل مشکی گولیون کی
[illegible]	[illegible]	گولیان [illegible]
[illegible]	[illegible]	گولیان [illegible]
[illegible]	۵ تولہ	[illegible] گولیان [illegible]

محمد عبد الرحمن و حافظ خلیل الرحمن [illegible] لکھنؤ گلی پار چہ

ترجمہ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہو گیا جسمین نہایت جامعیت اختصار لیب تیا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد ۱۴۲۹ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدین جانے پاس باقی ہین قیمت فی جلد [illegible] شائقین جلد اس نایاب جواہر [illegible] کو حاصل کرلین [illegible]

شیعہ سنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سالگذشتہ النجم کے ساتھ مین شائع ہوا نہایت دلچسپ اور لطیف عبارت تہذیب و متانت مین بھی اپنا آپ ہی نظیر علمی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت [illegible]

مظرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کی تصنیف شیعہ مین استدلال کی [illegible] دندانی جواب [illegible] کیا چھپا قیمت

آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد مین نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان صاحب [illegible] نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھا دیا ہے [illegible] کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے انداز سے انھون نے عوام کو [illegible] خدا انکی یہ محنت قبول فرمائے قیمت بہ رعایت خاص [illegible]

آئینۂ اسلام یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تالیف ہے۔ اس رسالہ مین ان سو سوالات کے جواب ہین جو ضلع فیض آباد مین ایک شیعی نے عقد کا [illegible] سمجھکر پیش کیے تھے۔ یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہین بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت [illegible] محصول ڈاک ۲/

اور یہ کتابین [illegible] عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب [illegible]

قصہ عبد الرحیم ربعی عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے قیمت [illegible]

شائقین اس پتہ سے طلب فرمائین

شہر شاہجہانپور محلہ بارہ دری مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ۔ بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب

[illegible] شاہی عطر [illegible] خوشبودار [illegible]

[illegible]

حب سلطانی

[illegible]

مفید الاسلام [illegible]

[illegible]

شہر لکھنؤ عمدۃ المطابع سے چھپکر باہتمام مولوی محمد عبد الشکور مالک و ایڈیٹر کے شائع ہوا۔